فون نمبر ۲۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم سہ شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۵ شہادت ۱۳۴۵ ہش ۱۲ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ ۵ اپریل ۱۹۶۶ء	نمبر ۷۷

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی تقریب

اسلامی شعار کے مطابق پورے اہتمام سے منائی گئی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز عید پڑھائی عید الاضحیٰ کی حقیقت اور اہمیت پر پُر روح خطبہ

ربوہ — مورخہ ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۸۵ھ مطابق ۲ اپریل ۱۹۶۶ء بروز شنبہ یہاں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب اسلامی شعار کے مطابق پورے اہتمام سے منائی گئی۔ اہل ربوہ نے صبح ۸ بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نماز عید ادا کی اہل ربوہ کے علاوہ، چنیوٹ، احمد نگر، لائل پور، سرگودھا، لاہور، راولپنڈی، واہ کینٹ، کھاریاں، کراچی، اور مغربی پاکستان کے دیگر دور و دراز مقامات کے بہت سے احباب نے بھی اس موقعہ پر ربوہ پہنچ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتدا میں نماز عید ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ بیرونجات کے اکثر احباب نے ربوہ میں ہی عید منائی۔ حسب معمول مستورات کے لئے وسیع پیمانہ پر پردہ کا انتظام تھا۔ چنانچہ مستورات بھی بہت کثیر تعداد میں نماز عید میں شریک ہوئیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے نماز عید پڑھانے کے بعد عید الاضحیٰ کی حقیقت اور اس کی عظیم الشان اہمیت پر ایک روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ حضور نے فرمایا یہ عید عید الاضحیہ کہلاتی ہے، صرف اس لئے نہیں کہ آج کے روز بکروں، بھیڑوں، دنبوں اور گائیوں وغیرہ کی قربانی دی جاتی ہے بلکہ اس لئے کہ یہ عید ایک اسوۂ حسنہ کو دوام بخشنے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ وہ اسوۂ حسنہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے خاندان نے آج سے ہزاروں سال پہلے قائم فرمایا تھا حضرت ابراہیمؑ ایک مشرک قوم میں پیدا ہوئے۔ آپ خود شرک سے پاک تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو توحید پر قائم کرنے کے لئے آپ کو اس قوم کی طرف نبی بنا کر بھیجا۔ آپ کے دل میں شدید خواہش تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک اور صالح اولاد عطا کرے تاکہ توحید پر قائم رہنے والی جماعت قائم ہو جائے۔ آپ قریباً پچاس سال تک یہ دعا مانگتے چلے گئے آخر جب آپ کی عمر ۸۶ سال کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا۔ اور حضرت ہاجرہؓ کے بطن سے حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے چونکہ آپ نے دعا ہی یہ کی تھی کہ آپ کو نیک صالح توحید پر قائم رہنے والی اور توحید کے قیام کی خاطر اپنی جان قربان کرنے والی اولاد عطا ہو اس لئے اللہ تعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ آپ کو ایسی اولاد عطا فرمائی بلکہ آپ کے اور آپ کی اولاد کے ذریعہ بعد میں آنے والوں کے لئے ایک اسوۂ حسنہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس فیصلہ کے بموجب اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ اپنے بچے اور اس کی والدہ کو وادیٔ غیر ذی زرع میں چھوڑ آؤ۔ آپ نے اس حکم کی تعمیل کی، اللہ تعالیٰ نے وادیٔ غیر ذی زرع میں ان دونوں کو زندہ رکھنے اور بچے کی جسمانی و روحانی تربیت کرنے کی خاطر اپنی قدرت اور تائید و نصرت کے عظیم الشان جلوے دکھائے جب وہ بچہ پروان چڑھا تو خدا نے اس بیٹے کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کا حکم دیا۔ باپ اور بیٹا دونوں نے ارشادِ خداوندی پر عمل کرنے میں اسلمت لرب العالمین کی ایسی درخشاں مثال قائم کی کہ اللہ تعالیٰ نے امت مسلمہ پر اس کی تقلید فرض کر دی۔ اور اس طرح یہ سبق دیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان نے خدا کی راہ میں قربانی کا جو عظیم الشان نمونہ دکھایا تھا۔ دنیا میں توحید کے قیام کی خاطر امت مسلمہ ہر زمانہ میں وہی نمونہ دکھاتی چلی جائے۔ چنانچہ تاریخ شاہد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے خدا کی راہ میں اپنی جانیں قربان کرنے کا وہی نمونہ اس شان سے قائم کر دکھایا کہ آج بھی مخالفین اسلام اس پر حیران و ششدر ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے ذریعہ اسلام کو وہ شوکت اور مرتبہ و منزلت عطا کی کہ صحابہ کرامؓ کو بحر و بر کا مالک بنا دیا۔ اور ان پر وہ نعمتیں نازل کیں کہ اس سے قبل کبھی کسی قوم پر نازل نہ کی تھیں لیکن جب مسلمان خدا کی راہ میں اپنی زندگیاں وقف کرنے کو فراموش کر بیٹھے تو اسلام پر ایک ہزار سال کا عرصہ ایسا آیا کہ وہ تنزل کے گڑھے میں گرتے چلے گئے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

اخبار احمدیہ

● ربوہ ۴ اپریل۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

● ربوہ — یکم اپریل کو یہاں نماز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں اس امر پر روشنی ڈالی کہ ہماری ترقی اور کامیابی کا دارومدار تدابیر پر نہیں بلکہ دعا اور محض دعا پر ہے۔ حضور نے سورۃ الفرقان کی آخری آیت قُلْ مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُونُ لِزَامًا کی نہایت لطیف تفسیر بیان کر کے احباب کو غلبۂ اسلام کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرنے اور اپنے اس فرض سے کبھی اور کسی حال میں غفلت نہ برتنے کی تلقین فرمائی۔ حضور کے اس پُر معارف خطبہ کا مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

● ربوہ — مورخہ ۲ اپریل کو حضور نے مسجد مبارک میں عید الاضحیٰ کی نماز پڑھائی اور عید الاضحیہ کی حقیقت اور اس کی اہمیت پر ایک روح پرور خطبہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ کا خلاصہ اسی صفحہ پر ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ مکمل متن انشاء اللہ العزیز کسی آئندہ اشاعت میں ہدیۂ قارئین کیا جائے گا۔

● راولپنڈی۔ مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کافی دنوں سے عارضہ انگزیما شدید طور پر بیمار ہیں اور سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال راولپنڈی کے آفیسرز وارڈ (کمرہ نمبر ۲) میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

● راولپنڈی۔ محترم میجر جنرل اختر حسین ملک اور محترم بریگیڈیئر عبد العلی ملک کے والد محترم ملک غلام نبی صاحب بھی آج کل شدید طور پر بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کریں۔

● حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا میں پودا لگانے کو جنت میں پودا لگانے کے مترادف قرار دیا ہے۔ لہٰذا امید ہے احباب نے گزشتہ دنوں بہت سے نئے سایہ دار اور پھلدار پودے لگائے ہوں گے۔ اب ان کی دیکھ بھال کی طرف پوری توجہ دی جا رہی ہوگی۔ قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ اپریل ۱۹۶۶ء

ہمیں دُنیا کے سامنے "ذبحِ عظیم" کا نمونہ پیش کرنا ہے

عیدالاضحیہ آئی اور گزر گئی۔ یہ عید حج کعبہ کے بعد منائی جاتی ہے۔ اس عید کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مسلمان قربانیاں دیتے ہیں۔ تمام مسلمان جانتے ہیں کہ یہ عید سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عظیم قربانی کی یادگار میں منائی جاتی ہے۔ قرآن کریم میں یہ واقعہ چند الفاظ میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے نیکوکار اولاد کی طلب کی تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک بیٹے کی بشارت دی۔ جیسا کہ قرآن مجید میں آتا ہے۔

وبشرناہ بغلامٍ حلیم

ہم نے اس کو ایک حلیم لڑکے کی بشارت دی۔ جب وہ لڑکا جوان ہوا تو ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے نورِ نظر سے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں تو بتا تیرا کیا خیال ہے۔ آپ کے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے اس کو بجا لائیں۔ آپ انشاء اللہ مجھ کو فرمانبردار پائیں گے۔ چنانچہ جب دونوں نے فرمانبرداری کا ارادہ کر لیا، اور باپ نے اپنے لختِ جگر کو ذبح کرنے کے لئے گرایا تو اللہ تعالیٰ نے ندا دی کہ بس بس آپ نے رؤیا کو سچا کر دکھایا ہے۔ ذبح کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم محسن ہو اور ہم محسنوں کو اسی طرح بدلہ دیا کرتے ہیں۔ ہم نے تمہاری آزمائش کی تھی۔ جس میں تم پورے اترے ہو۔ اور ہم نے تمہارے لڑکے کی قربانی کا فدیہ ایک بڑی قربانی سے دیا ہے اور بعد میں آنے والی نسلوں میں اس کا ذکر باقی رکھا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وترکنا علیہ فی الاٰخرین

ابراہیم پر سلامتی ہو۔

ان الفاظ ترکنا علیہ فی الاٰخرین میں یہ بھی پیشگوئی ہے کہ آنے والی نسلیں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کے تتبع میں قربانی دیا کریں گی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ذبحِ عظیم یعنی بڑی قربانی فرمایا ہے۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ ہمارے ہاں عیدالفطر کو چھوٹی عید اور عیدالاضحیہ کو بڑی عید بھی کہا جاتا ہے۔

الغرض حضرت ابراہیم علیہ السلام کے تتبع میں قربانی دینا ظاہری شعار ہے۔ جس کو مسلمان قائم رکھے ہوئے ہیں۔ ترکنا علیہ فی الاٰخرین کا مفہوم اس سے بھی آگے چلتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ نہ صرف ظاہری قربانی ہی ضروری ہے بلکہ ایک مسلمان کو قربانی کی وہ روح بھی پیدا کرنی چاہیئے جو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے فرزند ارجمند نے اپنے آپ کو تمام کا تمام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر کے دکھائی۔ آپ کا اور آپ کے نورِ چشم و لختِ جگر کا کردار ہمیشہ تک کے لئے ہمارے سامنے ایک نمونہ رکھا گیا ہے۔ دونوں کی تسلیم و رضا گویا مثالی حیثیت رکھتی ہے۔

سورۂ صافات میں اللہ تعالیٰ نے اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت ہارون علیہ السلام حضرت الیاس علیہ السلام کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ اور ان کے متعلق بھی یہی الفاظ

وترکنا علیہ فی الاٰخرین

کے الفاظ فرمائے ہیں۔ یعنی یہ لوگ بھی بنی نوع انسان کے لئے نمونہ ہیں۔ اس سے یہ امر بھی واضح ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ پیشگوئی فرمائی ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ آئندہ بھی ایسے انسان پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو بنی نوع انسان کے لئے نمونہ بنیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الہامات اس ضمن میں قابلِ غور ہیں

(۱) سلام علیک یا ابراھیم انک الیوم لدینا مکین امین ذو عقلٍ متین حب اللہ۔ خلیل اللہ۔ اسد اللہ وصل اللہ علیٰ محمد۔

ترجمہ۔ تیرے پر سلام اے ابراہیم تو آج ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ اور امانت دار ہے اور قوی العقل ہے اور دوست خدا ہے اور خلیل اللہ ہے، اسد اللہ ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر درود بھیج (تذکرہ ص۹۰)

(۲) سلام علیٰ ابراھیم صافیناہ ونجیناہ من الغم تفردنا بذالک فاتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی۔

ترجمہ، ابراہیم پر سلام ہم نے اس کو خالص کیا اور غم سے نجات دی۔ ہم نے ہی کام کیا۔ سو تم ابراہیم کے نقشِ قدم پر چلو یعنی رسول کریمؐ کا طریقہ حقہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندے سے دریافت کر لیں۔ اور اس پر چلیں۔ (تذکرہ ص۱۱۳)

(باقی صفحہ ۷ پر)

ربوہ کے آسماں پر ٹوٹا مرا ستارہ

مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم اے، بیگوس نائیجیریا

ربوہ کے آسماں پر ٹوٹا مرا ستارا!
ہائے کدھر گئے وہ کر کے مجھے اشارا

تاریکیاں غموں کی بڑھنے لگی فضا میں
اب چاندنی کہاں کی جب چاند ہی سدھارا

پسرِ غلام احمد۔ ختم رسل کی خاطر
جو خاک میں ملا تھا، آقا تھا وہ ہمارا

اب وہ پہنچ گیا ہے روحانی آسماں پر
نقطہ وہی ہے جس سے عیسیٰ نبی اتارا

اللہ کی خلافت جاری ہے جو ازل سے
اب بھی رہے گی جاری اس کا نہیں کنارا

وعدہ کیا جو اس نے ہو کر رہے گا پورا
اللہ کی جو نصرت ناصر ہے وہ ہمارا

ٹھہرو نصیر سنتا کوئی پکارتا ہے!
آئی صدا کہاں سے کس نے تجھے پکارا

اک تیرگی مٹا کر آنکھوں میں آگئے وہ
آنکھوں نے جذب کر کے دل میں انہیں اتارا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرتِ مقدسہ

بعض احبابِ جماعت کے ذاتی تاثرات

الفضل کے "فضلِ عمر نمبر" کے لئے متعدد احباب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرتِ مقدسہ سے متعلق اپنے ذاتی تاثرات واقعات کے رنگ میں لکھ کر بھجوائے تھے ان میں سے بعض افسوس ہے کہ بوجہ عدمِ گنجائش نمبر میں شائع نہ ہو سکے۔ اب یہ تاثرات درجِ ذیل کئے جاتے ہیں۔ دیگر احباب بھی اگر اپنے ایسے ذاتی واقعات جو حضور کی سیرت کے کسی پہلو پر روشنی ڈالتے ہوں مختصر طور پر تحریر کر کے ارسال فرمائیں تو انشاء اللہ وہ بھی حسبِ گنجائش شائع کر دئے جائیں گ

قبولیتِ دعا اور شفقت

(حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری رض)

۱۹۳۰ء میں جب میری بیوی تپ محرقہ سے سخت بیمار تھی۔ ٹائیفائڈ کا ایک دورہ ختم ہو کر ۲۷-۲۸ دن کے بعد دوسرا دورہ شروع ہو جاتا تھا۔ اس طرح یہ بخار کا سلسلہ گویا پانچ ماہ تک چلتا رہا۔ ڈاکٹروں نے بھی عملاً جواب دے دیا تھا کہ اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ اُن دنوں قادیان میں قاضی محبوب عالم صاحب امرتسری مرحوم ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی جگہ کام کرتے تھے۔ انہوں نے سندھ میں مجھے میری بیوی کی بیماری کے متعلق تار دیا جس پر چھٹے دن میں قادیان پہنچ گیا اور آتے ہی حضور کی خدمت میں دعا کے لئے تار دی کہ کیس خطرناک ہے اہلیہ حمل سے ہے اور بیماری ٹائیفائڈ کی ہے۔ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری سے جواب آیا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ میں نے آپ کو کہا بھی تھا کہ آپ کے مکان میں تپ محرقہ کے جراثیم ہیں۔ آپ نے توجہ نہ کی۔ میں نے گھبرا کر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کو خط لکھا کہ حضرت اقدس اس وقت میری کوتاہیوں کے ازالہ کا خیال نہ کریں بلکہ اہلیہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ڈاکٹر صاحب نے میرا خط حضور کی خدمت میں پیش کر دیا تو حضور نے فرمایا کہ مولوی صاحب بہت گھبرائے ہوئے ہیں آپ سب دوست (جو آپ کے رفیقِ سفر تھے) وضو کریں اور ان کی بیوی کے لئے دعا کریں چنانچہ آپ نے تمام دوستوں کے ساتھ دعا کی اور فرمایا کہ لکھ دیا جائے کہ میں نے ان کی بیوی کے لئے دعا کی ہے اور وہ بچ جائے گی۔ انشاء اللہ۔ دوسرا خط حضرت مولوی شیر علی صاحب رض کو لکھوایا کہ وہ روزانہ مولوی صاحب کے گھر جا کر ان کی اہلیہ کے بخار کے درجہ حرارت وغیرہ کے حالات دیکھ کر لکھا کریں۔ چنانچہ شفایابی تک اس پر عمل ہوتا رہا۔ یہ تھا حضور انور کی دعا کا معجزانہ اثر۔ ہمارے شفیق اور مہربان آقا پر لاکھوں رحمتیں اور برکتیں قیامت تک نازل ہوتی رہیں۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(مرسلہ اہلیہ حضرت مولانا بقاپوری صاحب رح)

(۲)

(مکرم روشن الدین صاحب صراف اوکاڑہ)

(۱) ستمبر ۱۹۲۸ء کا واقعہ ہے کہ میرا لڑکا ضیاء الدین احمد بیمار ہو گیا اسے محرقہ بخار تھا جو کہ بگڑ چکا تھا حضور اس وقت قرآن کریم کا درس دے رہے تھے باہر سے بھی کئی ڈاکٹر درس کے لئے آئے ہوئے تھے اور وہ روز بچہ کو دیکھتے اور علاج کرتے رہے مگر پیٹ کی غدودوں کے پک جانے کی وجہ سے سب نے مشورہ دیا کہ لاہور لیجا کر اپریشن کروا دو۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا آپ نے فرمایا کہ مجھے لاکر دکھانا چنانچہ ہم بچہ کو لے کر پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر میں گئے حضور نے بچہ کو دیکھ کر فرمایا کہ مشورہ درست ہے آپ لے جاویں اور دعا کے لئے یاد کرواتے رہنا ہم بچہ کو لے کر لاہور گئے۔ میاں فیملی کے ڈاکٹر عبدالحمید صاحب نے ہمیں داخل کروا دیا اور طے پایا کہ سوموار کو پارسی ڈاکٹر اس کا اپریشن کرے گا۔ سوموار کو جب ہم بچہ کو لے کر اپریشن روم میں گئے تو اس نے حالت کمزور دیکھ کر اپریشن کرنے سے انکار کر دیا اور ہم اسے لے کر واپس آ گئے اور حالت بد سے بدتر ہوتی چلی گئی لیکن ہم روزانہ حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھتے رہے خدا تعالیٰ کی قدرت ہے کہ ایک دن ناف سے پیپ نکلی اور اس رستہ سے ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے سب گندہ مواد خارج ہو گیا اور بچہ اچھا ہو گیا اور میں اسے حضور کو دکھانے کے لئے قادیان جا رہا تھا کہ راستہ میں امرتسر اسی گاڑی میں حضرت ام المومنین اور حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی بھی سوار تھے حضرت مولوی صاحب نے میرے بچہ کو بیماری کی حالت میں بھی دیکھا ہوا تھا۔ حضرت ام المومنین جس ڈبہ میں سوار تھیں۔ حضرت مولوی صاحب نے بچہ کو اس ڈبہ میں مجھے دے کر بھیج دیا اور خود جا کر فرمایا کہ اماں جان یہ بچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دعاؤں کا زندہ ثبوت ہے۔

(۲) حضور اپنے ادنیٰ خدام کی بھی دعوت قبول فرما لیا کرتے تھے۔ ۱۹۳۴ء کا واقعہ ہے کہ میں نے قادیان میں محلہ مسجد فضل محلہ ارائیاں میں مکان شروع کیا تو میری درخواست پر حضور نے اپنے دستِ مبارک سے اس کی بنیاد رکھی اور دعا فرمائی اور عمارتی نقائص دیکھنے کے لئے میری درخواست پر حضرت میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ کو بھجوایا حضرت میاں صاحب ازراہِ شفقت کئی بار تشریف لائے اور مفید مشورے دیتے رہے اور پھر تیاری پر خاکسار نے دعوت کی تو حضور تشریف لائے اور دعا فرمائی۔

(۳)

۱۹۶۰ء کا سال تھا بہت کسمپرسی کی حالت تھی۔ توجہ اس قادرِ مطلق پر تھی جس نے پیدا کیا۔ ایک دن بوقتِ عصر حسبِ معمول نماز پڑھتا تھا یکا یک غیب سے آواز آئی کہ آنکھیں کھولو! جب تعمیل کی تو نظر سیدھی مسجد کے محراب پر پڑی اچانک ہکدار روح پرور ہوا آئی بعدہٗ ایک بزرگ صورت نظر آئی۔ ان کی نظر خاکسار پر تھی۔ پلک جھپک کر دیکھا اور دیکھتے دیکھتے وہ صورت غائب ہو گئی۔ عجیب عجیب قیاس آرائیاں کرتا رہا کہ یہ کون بزرگ ہو سکتے ہیں؟

جب ۱۹۶۴ء کے جلسہ سالانہ پر ملاقات کے وقت پہنچ کر حضور رض کا دیدار کیا۔ سبحان اللہ ہو بہو وہی نقش وہی جمال و جلال تھا جو بیعت کرنے سے قبل ۱۹۶۰ء میں بوقتِ عصر دیکھا تھا! دل و دماغ میں عجیب کیفیت پیدا ہوئی۔

بیعت سے قبل خاکسار اس قدر بیمار تھا کہ لوگ پاس بیٹھنا پسند نہ کرتے اور طرح طرح کے مرض کی علامت بتاتے پیر میں ایک قدیم زخم کی وجہ سے سڑاند ہو گئی تھی جو مسلسل گھٹتی بڑھتی رہی۔ شب و روز بے چینی کا عالم! اور فاقہ کشی کی نوبت بڑھتی رہی رہیں کرایہ کا مکان بھی لینا مشکل ہو گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے و سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاؤں کے فیضان سے بیعت کرتے ہی صحت دن بدن اچھی ہوتی رہی اور روح کو آفرائش ہونے لگی اور روزگار میں اضافہ بھی ہوا۔

سبحان اللہ و بحمدہٖ

(۴)

خدام سے حسنِ سلوک

(ملک عاشق محمد صاحب پٹواری مجوکہ ضلع سرگودھا)

۱۹۵۰ء کے موسمِ گرما میں خاکسار بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہوا جبکہ میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ مرحومہ (غلام فاطمہ صاحبہ) پہلے سے بیمار تھیں۔ میری بیماری طوالت پکڑ گئی اور ہمشیرہ صاحبہ بھی پہلے سے زیادہ بیمار اور کمزور ہوتی چلی جا رہی تھیں۔ حتی المقدور علاج معالجہ کرنے اور چنداں فائدہ حاصل نہ ہونے پر محترمہ والدہ صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ مجوکہ ضلع سرگودھا) نے حضرت مصلح موعود فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمقام کوئٹہ درخواست دعا عرض کرنے کے ساتھ ساتھ بیماری کی علامات بھی بذریعہ خط ارسال کیں۔ اس وقت تک میری ہمشیرہ کی تشخیص مرض بھی صحیح نہیں ہو سکی تھی۔

حضور رضی اللہ عنہ (نور اللہ مرقدہٗ) نے دعا فرمائی اور اس سے بڑھ کر حسنِ سلوک یہ فرمایا کہ درخواستِ دعا کا جواب ارسال فرمانے کے ساتھ ہدایت بھی فرمائی کہ ہمشیرہ مرحومہ انتڑیوں کے سل میں بیمار ہے اور علیحدہ ہومیوپیتھک ادویہ بھی ارسال ہیں۔ چنانچہ ڈاک میں دوسرے ہی دن دوائیں کا پارسل مل گیا۔

یہ تھا حضور پُر نور کا اپنے ادنیٰ خدام سے حُسنِ سلوک۔ حسنِ اخلاق اور حُسنِ احسان۔

(۵)

(مکرم عبد السمیع صاحب کوئٹہ)

جماعت کے ادنیٰ ادنیٰ افراد سے بھی آپ کو کس قدر محبت تھی اور ان کا آپ کس قدر خیال رکھتے تھے مندرجہ ذیل دو واقعات سے اس کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے:۔

(۱) ہمارا گاؤں پھیروچیچی قادیان کے مشرقی جانب نومیل کے فاصلہ پر ہے وہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اکثر تشریف لے جایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضور ہمارے گاؤں سے واپس قادیان جانے لگے تو مَیں نے حضور کی کار کے ساتھ ساتھ دوڑنا شروع کیا میری عمر اس وقت کوئی سولہ سترہ سال کے قریب تھی مَیں کار کے اس جانب دوڑ رہا تھا جس جانب حضور تشریف فرما تھے۔ لوگ مجھے روکتے کہ کہیں گر نہ جاؤں لیکن میرے دل میں حضور کو دیکھنے کا جو شوق تھا اس کی وجہ سے مَیں نے کسی کی بات نہ مانی اور کار کے ساتھ دوڑتا رہا۔ حضور اس سے متاثر ہوئے اور مجھ سے میرا نام پوچھا۔ مَیں نے اپنا نام بتایا تو حضور فرمانے لگے کہ کیا تم عبد الحق کے بیٹے ہو۔ مَیں نے اثبات میں جواب دیا اس کے بعد حضور نے مجھ سے پوچھا کہ تمہارے رخسار پر کس چیز کا نشان ہے۔ دراصل میرے رخسار پر ایک سفید نشان کافی بڑا ہو گیا تھا حضور کا اس طرف اشارہ تھا پھر حضور نے حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب جو حضور کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے پوچھا کہ کیا اس نشان کا جو بچے کے رخسار پر ہے علاج ہو سکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے کہنے پر کہ اس کا علاج ہو سکتا ہے حضور نے مجھے تاکید کی کہ مَیں نور ہسپتال میں ڈاکٹر صاحب کے پاس جاکر اس کا علاج کراؤں۔ جب یہ سب باتیں ہو رہی تھیں تو کار بدستور چل رہی تھی اور مَیں اس کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا تھا۔ اس کے بعد مَیں ہسپتال گیا اور علاج کروانے پر وہ سفید نشان خدا تعالیٰ کے فضل سے اور حضور کی توجہ اور دعا کی وجہ سے ٹھیک ہو گیا۔ میرے اس سفید داغ کی طرف نہ تو گھر والوں نے کوئی توجہ دی تھی اور نہ کسی اور نے۔ اور مَیں اس ... غریب غیر معروف اور بچپن کی عمر میں تھا۔ یہ صرف حضور کی ذات تھی جنہوں نے اس طرف توجہ دی اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فضل کر دیا۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ حضور کے دل میں جماعت کے ادنیٰ ادنیٰ افراد کا درد کس قدر تھا۔

(۲) مندرجہ بالا واقعہ کے ایک برس بعد مَیں حضور کی ملاقات کے لئے قادیان گیا لیکن مجھے بچہ سمجھ کر پرائیویٹ سیکرٹری کے دفتر والے میری حضور سے ملاقات کا بندوبست نہ کرتے تھے بالآخر میرے اصرار پر ملاقات کا بندوبست کر دیا گیا۔

مَیں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت میرا لباس جنگلی دیہاتیوں جیسا تھا اس کے باوجود حضور نے اُٹھ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا اور میرا حال پوچھا۔ مَیں نے اپنا حال بتایا اور حضور سے کام کے لئے مشورہ مانگا اور دعا کے لئے بھی درخواست کی۔ حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ رحم و کرم فرمائے گا۔ میرے دل میں اپنے پیارے آقا کی محبت پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو گئی۔ آپ کی دُعاؤں کے طفیل میری حالت بھی سُدھرنی شروع ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت فضل کیا۔ گو یہ چھوٹا سا واقعہ ہے اور دیکھنے والے ایسے سینکڑوں واقعات روز دیکھتے تھے لیکن نتائج کے لحاظ سے ایسے واقعات بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں اور ایسے ہی واقعات کی بناء پر حضور کی عزت اور حضور کی محبت جماعت کے افراد کے دلوں میں گھر کئے ہوئے تھی۔

(۶)

(مکرم احمد منیر خواجہ صاحب فرانکفورٹ (مغربی جرمنی))

۱۹۵۵ء کے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر حضور اقدس رضی اللہ عنہ نے خاص طور پر مجھے یاد فرمایا اسی سال رمضان المبارک میں والد بزرگوار خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل کا انتقال ہوا تھا۔ ہم نے حضور اقدس رض کی خدمت میں جنازہ غائب پڑھانے کی درخواست کی جو حضور اقدس رض نے نہایت شفقت سے منظور فرمائی اور مزید فرمایا کہ جب آپ لوگ جلسہ پر آئیں تو مجھ سے ضرور ملیں۔ اس بلاوے پر ہم جتنا بھی اپنی خوش بختی پر فخر و ناز کریں کم ہے چنانچہ ہم تینوں بھائی جلسہ سالانہ کے دوسرے دن حضور اقدس رض کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اطلاع ہونے پر ہمیں فوراً اوپر بلا لیا۔ اندر داخل ہوتے ہی حضور اقدس رض کے مبارک چہرہ پر نظر پڑی اور جم کر رہ گئی۔ یہی جی چاہتا تھا کہ اس نورانی چہرہ کو دیکھتے ہی رہیں۔ حضور اقدس رض فرش پر گاؤ تکیہ سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ ہم نے مصافحہ کیا اور حضور اقدس رض کے ساتھ ہی بیٹھ گئے حضور اقدس نے ہم سے باری باری سب حالات دریافت فرماتے رہے اور نہایت ہی ہمدردی اور شفقت سے مسکرا مسکرا کر گفتگو فرماتے رہے۔ ہماری ملاقات کا وقت تین منٹ مقرر تھا مگر حضور اقدس رض دیر تک والد بزرگوار کی بیماری کے متعلق دریافت فرماتے رہے اور تسلیاں اور نصیحتیں فرماتے رہے۔ یہ واقعہ مجھے جب بھی یاد آتا ہے میرا ایمان تازہ ہوتا ہے۔ اور حضور اقدس رض کے لئے دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی ہزاروں ہزار برکتیں آپ پر نازل ہوں۔

آمین یا ربّ العالمین

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ابراہیم کے نام سے خطاب کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ اسلام یعنی ملّتِ ابراہیم کی تجدید و احیاء کے لئے مبعوث کئے گئے ہیں اور یہ فیض آپ کو سیدنا حضرت خاتم النبیین صلعم کی طرف سے ملا ہے۔

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مثیلِ مسیح کہا گیا ہے یعنی آپ اشاعتِ دین کے لئے وہی طریق اختیار کریں گے جو حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اختیار کیا۔ ان الہامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو مثیلِ ابراہیم بھی قرار دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرح نشانات دیئے جائیں گے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی طرح غیر تشریعی نبی تھے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بھی ایک عظیم فرزند کا نشان دیا گیا تھا جس نے فرمانبرداری کا نمونہ دکھایا کہ جب آپ کو اللہ تعالیٰ کے لئے ذبح ہو جانے کی طرف اشارہ کیا گیا تو آپ نے فوراً اپنی گردن رکھ دی۔ گویا تسلیم و رضا کا نشان آپ کو دیا گیا۔ اس فرزندِ ارجمند کی سب سے بڑی صفت اس کا حلیم ہونا ہے۔

فبشّرناہ بغلام حلیم

اس بیٹے کا نشان آپ کو دعا کے نتیجہ میں حاصل ہوا تھا۔ ربّ ھب لی من الصالحین

اسی طرح سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ سے نشان طلب کرنے پر ایک بیٹے کا نشان عطا کیا گیا جس کی ایک صفت یہ بھی ہے

"اور دل کا حلیم"

ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اس کے موافق جو تُو نے مانگا ۔۔۔۔ سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذرّیت و نسل ہوگا ۔۔۔۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم ۔۔۔

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء)

آپ کا یہ فرزند سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ ہیں جس نے قربانی کا ایسا نمونہ دکھایا جس کی آج نظیر نہیں۔ آپ رض نے ۱۹ سال کی عمر میں حضور اقدس علیہ السلام کے جنازہ کے پاس کھڑے ہو کر عہد کیا کہ میں آپ کے مشن کو تکمیل تک پہنچاؤں گا خواہ مجھے اکیلا ہی کام کرنا پڑے یہ وقفِ زندگی کا عظیم الشان عہد تھا جو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبھایا۔

اسی طرح جس طرح سیّدنا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے اپنی زندگی دین کے لئے وقف کر دی جو دراصل وہ قربانی تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے "ذبح عظیم" فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات میں "ذبح عظیم" کا نمونہ پھر ہمارے سامنے تازہ کر کے رکھا ہے۔ تا کہ ہم آپ کے نمونہ پر چل کر "ذبح عظیم" کا نمونہ دنیا کے سامنے رکھیں۔ اور اپنی

الحاج بابو محمد عبداللہ صاحب مرحوم

کے مختصر حالات زندگی

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ بنت الحاج بابو محمد عبداللہ مرحوم

الحاج بابو محمد عبداللہ صاحب ۹ جنوری ۱۹۶۶ء کو مولائے حقیقی کو جا ملے۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

قبلہ جناب والد صاحب خلافتِ اولیٰ میں داخل احمدیت ہوئے۔ سلسلہ عالیہ سے حقیقی محبت رکھتے تھے۔ کوئی تحریک ایسی نہ ہوتی جس میں نمایاں حصہ نہ لیتے۔ زیادہ وقت یاد الٰہی میں گزارتے۔ حضرت خانصاحب منشی فرزند علی صاحب مرحوم و مغفور سے ان کے تعلقات نہایت مخلصانہ تھے یہ انہیں کی رفاقت کا ہی نتیجہ تھا کہ سلسلہ کی ہر خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف رکھتے تھے۔

آرڈیننس ڈیپارٹمنٹ میں ملازمت سے قبل محکمہ مال میں گرداور قانونگو تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ اس عرصہ ملازمت میں لوگ رشوت پیش کرتے تو میں لینے سے انکار کر دیتا بعض اوقات ان کے انکار پر لوگ جاتے نماز کے نیچے رد پے چھوڑ جاتے لیکن وہ کبھی اس مال حرام کو لینا پسند نہ کرتے۔ چنانچہ اس ملازمت کو خیر باد کہا ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ میں گرداور قانونگو تھا اور محترم جناب پیر اکبر علی صاحب مرحوم ایڈووکیٹ سابق ممبر پنجاب اسمبلی و امیر جماعت احمدیہ فیروزپور تحصیلدار تھے عجیب اتفاق ہے کہ ہم دونوں احمدیت میں داخل ہو گئے اس تغیر کا اس وقت دونوں کو علم ہوا جبکہ اچانک ان کی باہم ملاقات قادیان دارالامان میں بر موقعہ جلسہ سالانہ ہوئی۔ اس ملاقات میں جبر انی سے والد صاحب مکرم نے جناب پیر صاحب مرحوم سے پوچھا کہ آپ یہاں کیسے آ گئے؟ انہوں نے بتایا کہ میں تو احمدی ہو چکا ہوں والد صاحب نے بھی فوراً فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بھی احمدیت میں داخل ہونے کی سعادت نصیب فرمائی ہے۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم اب دونوں روحانی رشتہ میں پروئے گئے ہیں۔ اسکے بعد دونوں کے تعلقات اس قدر بڑھے کہ بھائیوں سے بھی زیادہ محبت ہو گئی اور اکثر خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔

فرماتے تھے کہ جنگ عظیم اوّل اور جنگ عظیم دوئم میں بسلسلہ ملازمت سمندر پار جانے کا موقعہ ملا۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ لمبا وقت بھی خدا تعالیٰ کی عین رضا کے مطابق اعلیٰ خدمات کی بجا آوری میں گزارا۔ چنانچہ دفتری کاروبار کے اوقات کے بعد نزدیکی شہروں میں جا کر تبلیغی خدمات سرانجام دیتے۔

جنگ عظیم دوئم کا ایک اور ایمان افروز واقعہ سنایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے وہ جنگی جہاز جس میں ہم سوار تھے جب اٹلی کے علاقہ میں سے گزر رہا تھا تو معلوم ہوا کہ دشمن کے جنگی جہاز گولہ باری کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ چنانچہ جہاز کے افسر نے نہایت گھبراہٹ کے عالم تمام لوگوں کو احتیاطی تدابیر اختیار کرنے کو کہا میں نے کسی گھبراہٹ کا اظہار نہ کیا اور جہاز کے آفیسر کو بتلایا کہ میں مسیح محمدی کا ایک ادنیٰ غلام ہوں اور مجھے اللہ تعالیٰ نے بتلایا ہے کہ یہ جہاز سلامتی کے ساتھ ساحل پر جا لگے گا اور اسے کوئی نقصان نہ پہنچے گا۔ جہاز کے آفیسر نے ان کی بات پر کوئی توجہ نہ دی لیکن قدرت خداوندی کا نظارہ دیکھئے کہ دشمن کے جہاز ہمارے جہاز کی آمد سے ایک دن قبل ہی گولہ باری کر کے واپس چلے گئے اور ہمارا جہاز سلامتی کے ساتھ منزل پر پہنچ گیا۔ جونہی جہاز ساحل پر لگا جہاز کا اعلیٰ آفیسر نہایت خوشی خوشی بھاگتے ہوئے آیا اور کہنے لگا کہ میں اس بزرگ آدمی کو ملنا چاہتا ہوں جس نے جہاز کے خطرہ سے محفوظ رہنے کی خبر دی تھی۔ چنانچہ جہاز کا آفیسر ملا۔ اور بغلگیر ہوتے ہوئے کہا کہ یہ سچ ہے کہ جہاز کسی روحانی قوت کی بدولت بچ گیا ہے ورنہ ظاہری طور پر اسکے بچاؤ کی کوئی صورت نہ تھی۔

۱۹۵۹ء میں کوئٹہ میں آرڈیننس ڈپو میں ہیڈ اسسٹنٹ تھے اور ۵۵ سال کی عمر کو پہنچ رہے تھے۔ چنانچہ اپنی خدمات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کر دیں۔ حضور نے کمال شفقت سے دینی خدمت کے لئے انہیں قبول فرما لیا اور انہیں نائب ناظر بیت المال مقرر فرمایا اور ازاں بعد ناظر بیت المال کے عہدہ جلیلہ پر بھی پہنچ گئے۔

جس بات کی انہیں شدید خواہش تھی اس کا بھی خدا تعالیٰ نے ۱۹۶۲ء میں اپنے فضل محض کے ماتحت پورا فرمایا یعنی انہیں حج بیت اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کی توفیق عطا فرمائی۔

سلسلہ عالیہ کی خدمات نہایت دیانتداری اور جانفشانی سے کرتے چنانچہ کئی دفعہ رات بارہ بجے رات تک کام کرتے اور اس میں راحت محسوس کرتے اور کوئی نقصان محسوس نہ کرتے بوجہ ایک نہایت ضروری محکمہ کے انچارج ہونے کے اکثر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں باریابی حاصل ہوتی اور حضور سے دیر تک مختلف امور کے متعلق بات چیت ہوتی رہتی

والدہ محترمہ کے انتقال پر والد صاحب محترم کو سخت صدمہ ہوا اور میرے دوسرے بھائی بہن ان کے اکیلے ربوہ رہنے پر تیار نہ تھے چنانچہ ان کے اصرار پر کچھ عرصہ کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ ایک دن ایک احمدی دوست نے ان کو تبلایا کہ حضرت اقدس نے ایک دن فرمایا کہ بابو عبداللہ صاحب کئی دن سے نظر نہیں آئے اسپر فوراً آپ نے بچوں کو کہا کہ میرا سامان تیار کر دیں میں فوراً ربوہ جانا چاہتا ہوں میرا روحانی آقا پتہ نہیں کیا خیال کرتا ہو گا کہ بیوی کے انتقال پر مرکز کی رہائش چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ چنانچہ کہتے تھے کہ خواہ مجھے اکیلا رہنا پڑے۔ کھانے کی کیسی بھی تکلیف ہو میں ربوہ ہی میں رہوں گا۔ چنانچہ والدہ محترمہ کی وفات کے بعد صبر و ثبات کے ساتھ مرکز میں رہائش رکھی۔

چند سالوں سے دل کی تکلیف کا عارضہ تھا نظارت بہشتی مقبرہ کو درخواست دی کہ ان کے حصہ جائداد کی تشخیص کی جاوے تاکہ زندگی ہی میں اس کی ادائیگی کر دی جاوے چنانچہ نظارت مذکور کی تشخیص پر اس کی ادائیگی کرنی شروع کر دی اور وفات پر جس قدر رقم رہ گئی تھی اس کی یکمشت ادائیگی کر دی گئی۔

گزشتہ ماہ رمضان المبارک میں تمام روزے حسب سابق نہایت التزام سے رکھے جمعۃ الوداع کو حجاج والا لباس زیب تن کیا دیکھنے والے اصحاب بتاتے ہیں کہ اس دن یہ لباس انہیں نہایت بھلا معلوم ہوتا تھا۔ چند شوال کے روزے بھی رکھے۔

لاہور میں ہماری چھوٹی بہن اعصابی امراض میں مبتلا رہی۔ اس کی بیماری کی وجہ سے انہیں بہت تشویش تھی۔ چنانچہ عید کی نماز حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اقتداء میں پڑھ کر اسی روز لاہور پہنچ گئے اور ہماری چھوٹی ہمشیرہ کو کہنے لگے لو نعیمہ میں تمہاری خدمت کے لئے حاضر ہو گیا ہوں اب تم کو آرام ہو جاوے گا۔ لیکن خدا تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا ۲۲/۱/۶۶ کو گیارہ بجے شب حرکت قلب کا شدید دورہ ہوا۔ ہمارے بہنوئی عزیزم فدا محمد صاحب نے فوری طور پر ایمبولینس کار کا بندوبست کیا اور مکرم والد صاحب کو میو ہسپتال میں لے گئے وہاں جا کر فوری طبی امداد کے نتیجہ میں طبیعت کچھ سنبھل گئی اور عزیزم فدا محمد صاحب کو فرمایا کہ اب آپ آرام کریں مجھے قدرے افاقہ ہے چنانچہ ان کے زور دینے پر فدا محمد صاحب گھر آ گئے ہیں ان کے آنے کے بعد طبیعت پھر خراب ہو گئی اور دل کا دورہ پہلے سے بھی شدید ہوا اور باوجود طبی امداد کے والد صاحب جانبر نہ ہو سکے اور قریباً ۱۲ بجے اپنے مالک حقیقی مولیٰ سے جا ملے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ جنازہ دوسرے دن یعنی ۲۳ جنوری کو ربوہ لایا گیا اور ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور والد صاحب کا جسد خاکی مقبرہ بہشتی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قدموں میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

محترم والد صاحب کی وفات ہم سب بھائی بہنوں کے لئے ایک نہ بھولنے والا صدمہ ہے۔ خدا تعالیٰ ہی اپنے فضل سے ہمارے حزیں دلوں کو سہارا دے اور وہ خلا جو ان کی وفات سے پیدا ہو گیا ہے اسے اپنے فضل محض سے پُر کر دے تمام احمدی بھائی اور بہن دعا فرماویں کہ مولیٰ کریم ہم دو بھائی اور چار بہنوں کو جو مکرم والد صاحب کی یادگار رہ گئے ہیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین

آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام انشاء اللہ تعالیٰ ۸، ۹، ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء کو ربوہ میں آل پاکستان کبڈی ٹورنامنٹ ہو گا۔ تمام کھلاڑی جو ربوہ کی ٹیم میں شامل ہونا چاہتے ہیں اپنے کوائف مقامی قائد یا پریذیڈنٹ یا امیر صاحبان کی سفارش کے ساتھ جلد از جلد ارسال کر دیں۔ جملہ قائدین کرام سے درخواست ہے کہ کسی آئندہ میچ کا انتظار کئے بغیر تعاون فرماتے ہوئے عطایا بھجوا دیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ گزشتہ ٹورنامنٹ کے موقعہ پر بھی بہت سے قائدین نے بہت تعاون فرمایا تھا۔

فجزاھم اللہ احسن الجزاء

(مہتمم صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ تارو (مشرقی پاکستان) کا سالانہ جلسہ

مختلف دینی موضوعات پر اہم تقاریر

مورخہ ۵/۶ مارچ ۱۹۶۶ء کو بروز ہفتہ و اتوار انجمن احمدیہ تارو (مشرقی پاکستان) کا چونتیسواں سالانہ جلسہ خیر و خوبی اور کامیابی کے ساتھ انجام پذیر ہوا۔ مقامی جماعت اور مضافات برہمن بڑیہ کی متعدد احمدیہ جماعتوں کے علاوہ ڈھاکہ، میمن سنگھ، چاٹگانگ اور کومیلا وغیرہ دور دور علاقوں سے احمدی و غیر احمدی احباب بکثرت شامل ہوئے۔

اجلاس اوّل

پہلا اجلاس مورخہ ۵ مارچ کو بعد نماز ظہر و عصر (جمع) ، اڑھائی بجے مولوی احمد علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت تارو کے مکان کے سامنے میدان میں شامیانوں کے نیچے محترم مولوی محمد صاحب پراونشل امیر مشرقی پاکستان کے زیر صدارت بعد تلاوت قرآن کریم و نظم خوانی شروع ہوا۔ افتتاحی تقریر میں مولوی احمد علی صاحب نے تمام حاضرین کو خیر مقدم کیا۔ بعد ازاں ڈاکٹر محمد قاسم صاحب جنرل سیکرٹری نے انجمن احمدیہ تارو کی مختصر تاریخ بیان کی اور اس انجمن کے بانی منشی دیانت علی صاحب مرحوم اور منشی واحد اللہ صاحب مرحوم کی احمدیت کے لئے قربانیوں کو پیش کرتے ہوئے ان کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دعا کی تحریک کی۔ آپ کی تقریر کے بعد محمد عبد السلام طالب علم نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ایک اہم خطبہ کا بنگلہ ترجمہ پڑھ کر سنایا۔ ازاں بعد محترم مولوی احمد صادق محمود صاحب مربی سلسلہ نے ایمان و عمل کے موضوع پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد جناب صلاح الدین خندکار صاحب نے وفات عیسیٰ علیہ السلام پر مدلل تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد علامات ظہور مہدی علیہ السلام کے موضوع پر محترم مولوی فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ نے ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ بعد ازاں خاکسار نے خاتم النبیین کے صحیح معنی کے موضوع پر تقریر کی۔

اجلاس دوم

اسی روز بعد مغرب ساڑھے سات بجے دوسرا اجلاس خاکسار کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوا۔ "قرآن مجید کی فضیلت اور برکات" پر محترم جناب مولوی محمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے ایک پُر مغز تقریر فرمائی خدا کے فضل سے یہ تقریر حاضرین نے نہایت پسند کی۔ آپ کی تقریر کے بعد حقیقت دجال و یاجوج ماجوج کے موضوع پر محترم جناب احمد توفیق چوہدری صاحب نے ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ ازاں بعد محترم سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے اسلام میں جہاد کے موضوع پر ایک مؤثر تقریر فرمائی اور نظریہ جہاد کی اصل حقیقت سے حاضرین کو روشناس کرایا۔

اجلاس سوم

مورخہ ۶ مارچ بوقت ۹ بجے زیر صدارت محترم جناب احمد توفیق چوہدری صاحب دوسرے دن کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ "انصار اللہ کے فرائض اور ذمہ داریوں" کے موضوع پر خاکسار نے تقریر کی۔ بعد ازاں مکرم مولوی احمد صادق محمود صاحب مربی سلسلہ نے خدام الاحمدیہ کے فرائض اور ذمہ داریوں کے موضوع پر تقریر فرمائی اور نوجوانوں کو خصوصیت کے ساتھ اپنے اندر روحانیت اور اخلاق فاضلہ پیدا کرنے اور اپنی تنظیم کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کی تلقین کی۔ آپ کی تقریر کے بعد جناب شہید الرحمان صاحب قائد مجالس خدام الاحمدیہ ضلع ڈھاکہ و میمن سنگھ نے معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد مولوی فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ نے "حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے کارنامے" کے موضوع پر ایک مدلل تقریر فرمائی۔ تحریک جدید اور وقف جدید کی ضرورت اور اہمیت کے موضوع پر مولوی سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ نے تقریر فرماتے ہوئے ان دونوں مبارک تحریکوں کی غرض و غایت اور ان کی برکات پر روشنی ڈالی۔ اور جملہ احمدیوں کو بڑھ چڑھ کر ان تحریکوں میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرنے کی تحریک کی اس کے بعد اجلاس برخاست ہوا۔

اجلاس چہارم

بعد نماز ظہر اڑھائی بجے چوتھا اور آخری اجلاس شروع ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت محترم جناب پراونشل امیر صاحب مشرقی پاکستان نے فرمائی۔

مولانا سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ نے آنحضرت صلعم کی سیرۃ طیبہ پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد خاکسار نے اسلام میں مالی نظام کے موضوع پر تقریر کی۔ بعد ازاں محترم جناب احمد توفیق صاحب نے بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام کے موضوع پر ایک مؤثر تقریر فرمائی جس میں آپ نے غیر ممالک میں احمدیہ جماعت کی تبلیغی مساعی اور عظیم الشان نتائج پر جامع و دلنشین انداز میں روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد محترم مولوی محمد صاحب پراونشل امیر نے سرزمین مشرقی پاکستان میں احمدیت کے زندہ نشانات کے موضوع پر ایک ایمان افروز تقریر فرمائی اور احمدیت کے حق میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائید و نصرت کے روشن واقعات بیان فرمائے۔ جو حاضرین کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔ ازاں بعد آپ نے جملہ حاضرین کو ہر قسم کی قربانیاں پیش کرنے کے لئے پُر زور تلقین فرمائی۔ اس سلسلہ میں آپ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تازہ تحریک فضل عمر فاؤنڈیشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تحریک فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے متعلق عظیم الشان الٰہی نوشتے اور ان کا اہتمام بات ان ظہور کو بھی نہایت تفصیل و تصریح کے ساتھ بیان فرمایا۔ ازاں بعد اختتامی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مقامی جماعت کے احباب نے نہایت خلوص و محبت کے ساتھ مہمانوں کی خدمت کی اور جلسہ کو کامیاب بنانے کے سلسلے میں جملہ انتظامات انجام دئے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

ہمارے جلسہ کے اکثر اجلاسوں میں گاؤں کے سنجیدہ غیر احمدی احباب بھی شریک ہوتے رہے اور نیک اثر لے کر گئے غیر احمدی مستورات بھی جلسہ میں شریک ہوئیں۔ جلسہ کے اختتام پر ایک دوست بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ انہیں ایمانی ترقی و استقامت عطا فرمائے۔ نیز ہمارے اس جلسے کی کامیابی کو قوم و ملت کے حق میں غیر معمولی برکات کا موجب کرے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(شمس الرحمن سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال علمی و تحقیقی مضامین لکھنے کا مقابلہ کروایا جاتا ہے امسال اس انعامی مقابلہ کے لئے ذیل کے دو عنوان مقرر کئے گئے ہیں

۱۔ اسلامی جہاد ۲۔ اسلام کا سیاسی نظام

ان دونوں میں سے کسی ایک پر مقالہ لکھنے کی اجازت ہوگی۔ یہ مقالہ دس سے پندرہ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔ اوّل دوم اور سوم آنے والے خدام کو بالترتیب چالیس پندرہ اور دس روپے کے نقد انعامات سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۶۶ء کے موقع پر دئے جائیں گے خدام کو اس علمی انعامی مقابلہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا چاہیئے شہری مجالس کوشش کریں کہ ان کی مجالس کی طرف سے کم سے کم ایک نمائندہ اس مقابلہ میں ضرور حصہ لے۔

مقالہ جات ۳۰ ستمبر ۱۹۶۶ء تک مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوا دینے چاہئیں۔ اس تاریخ کے بعد موصول ہونے والے مقالہ جات مقابلہ میں شریک نہ کئے جائیں گے

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات

(۱) نصاب برائے "مبتدی"

۱۔ قرآن کریم ۔ پہلا پارہ ۲۔ حدیث شریف منہاج المومنین

۳۔ کتب سلسلہ ۔ ۱۔ کشتی نوح ۔ ۲۔ احمدیت کا پیغام

۴۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

(۲) نصاب برائے "مقتصد"

۱۔ قرآن کریم از سورہ فاتحہ تا آخر سورۃ آل عمران

۲۔ حدیث شریف ۔ احادیث الاخلاق از مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف

۳۔ کتب سلسلہ ۱۔ فتح اسلام ۲۔ سبز اشتہار ۳۔ ایک غلطی کا ازالہ

۴۔ الوصیت ۔ ۵۔ دعوۃ الامیر ۔ کتابچہ عام دینی معلومات شائع کردہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ہر خادم کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ ان امتحانات میں باری باری شریک ہو۔ یہ دونوں امتحان ستمبر ۱۹۶۶ء کے آخری عشرہ میں ہوں گے معین تاریخ کا بعد میں اعلان کر دیا جائے گا۔ قائدین کرام کو چاہیئے کہ وہ خود بھی ان امتحانات میں شریک ہوں اور زیادہ سے زیادہ خدام کو بھی ان میں شامل فرمائیں۔

جن خدام نے گزشتہ سال "مبتدی" کا امتحان دیا تھا ان کے نتائج عنقریب ان کی مجالس کو بھجوا دئے جائیں گے اور اسناد سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دی جائیں گی

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۱۵۵: میں سید امین احمد ولد ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قوم سید عمر ۲۶½ سال پیدائشی احمدی ساکن ماری پور ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس کے ذریعے مجھے ماہوار تنخواہ مبلغ چار صد روپے ملتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے یکم مارچ ۶۶ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ سید امین احمد ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ معرفت ونگ کمانڈر ایم ایم احمد ملا لیور شیڈ ماری پور کراچی ۱۳

گواہ شد:۔ مرزا غلام احمد

گواہ شد:۔ مرزا اظہر احمد نائب افسر خزانہ

مسل نمبر ۱۸۱۵۶: میں رشید اختر زوجہ غلام احمد قوم عثمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سرگودہا ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ جنوری حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

حق مہر مبلغ ایک ہزار پانصد روپیہ جس کے عوض میں ایک مکان جو میرے خاوند نے گورنمنٹ سے سات مرلہ زمین بغیر قیمت پر بنوایا ہے) جو سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا D بلاک میں واقع ہے نمبر ۶۲۹ ہے۔

جس پر مبلغ پانچ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے (اسی مکان پر مبلغ تین ہزار پانچ صد روپیہ قرض ہے) جس کا تا حال حق مالکانہ گورنمنٹ کی طرف سے نہیں ملا۔ اور نہ ہی اس سلسلہ میں کوئی کاغذات ملے ہیں۔ اس مکان کی موجودہ قیمت اندازاً مبلغ چھ ہزار روپیہ ہے اس کے علاوہ مندرجہ ذیل زیورات میری ملکیت ہیں۔

۱۔ ٹاپس طلائی وزنی ۲ تولہ ۸ ماشہ

۲۔ چوڑیاں طلائی وزنی ۳ تولہ

۳۔ انگوٹھی طلائی ایک وزنی ۳ ماشے

کل میزان ۵ تولے گیارہ ماشے موجودہ وقت میں اس کی قیمت ۱۱۰ روپے فی تولہ ۶۶۰ روپے

کوئی جیب خرچ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی اور آمدنی ہے۔ میں مذکورہ بالا جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں ہے۔

الامۃ:۔ رشید اختر زوجہ غلام احمد حال کوارٹر نمبر ۷۰ اے ۱/۴ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا۔

گواہ شد:۔ محمد مظفر والد موصیہ کوارٹر نمبر 416 A

گواہ شد:۔ غلام احمد ولد سکندر علی حال کوارٹر A/4 ۷۶ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودہا۔

مسل نمبر ۱۸۱۵۷: میں اقبال البشریٰ زوجہ غلام مصطفیٰ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ پیدائش ۱۶/۱ اعلیٰ احمدی ساکن ۵۵/۱ ایچ جیٹ لائنز کراچی ۳ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت جائداد کانٹے طلائی ۹ ماشہ ٹکہ طلائی ۶ ماسے انگوٹھی طلائی ۳ ماسے جس کی موجودہ قیمت مبلغ ۱۸۸ روپے ۲۵ پیسے ہے اور مبلغ چار صد روپیہ حق مہر ہے جو میرے خاوند پر ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میں اگر زندگی میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں یا بعد وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو جس کا حصہ وصیت میں نے اپنی زندگی میں ادا نہ کیا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے

الامۃ:۔ اقبال البشریٰ زوجہ غلام مصطفیٰ پلنٹ آفیسر پاکستان نیوی ۵۵/۱ ایم جیٹ لائنز کراچی ۳۔

گواہ شد:۔ ماسٹر حمید احمد سنیاسی والد موصیہ ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ

گواہ شد:۔ غلام مصطفیٰ خاوند موصیہ ۵۵/۱ ایم جیٹ لائنز کراچی نمبر ۳۔

مسل نمبر ۱۸۱۵۸: میں محمد یوسف ناصر ولد ماسٹر حمید احمد صاحب قوم باجوہ پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش ۲۹/۹/۲۰ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میں بطور کلرک جامعہ احمدیہ ملازم ہوں۔ میری تنخواہ اس وقت ۱۰۲ روپے ماہوار ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں اگر زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میری آمد میں کوئی کمی بیشی ہو یا بعد وفات جو جائداد ثابت ہو جس کا حصہ وصیت میں نے زندگی میں ادا نہ کیا ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت ہو گی۔

العبد:۔ محمد یوسف ناصر ابن ماسٹر حمید احمد سنیاسی کوارٹر نمبر ۲۶ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد:۔ ماسٹر حمید احمد سنیاسی والد موصی نمبر ۲۵ ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ

گواہ شد:۔ چوہدری رشید احمد سرور مبلغ مشرقی افریقہ حال تحریک جدید ربوہ

مسل نمبر ۱۸۱۵۹: میں سلمیٰ طاہرہ زوجہ رشید احمد صاحب سرور مبلغ مشرقی افریقہ قوم باجوہ پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش ۲۸/۲/۴۱ پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت جائداد انگوٹھی طلائی ۳ ماشے ہار طلائی ۲ تولے کانٹے طلائی ایک تولہ کل وزنی ۳ تولے ۳ ماشے جس کی موجودہ قیمت ۳۰۷-۹۸ روپے ہے اور مبلغ ایک ہزار روپیہ حق مہر بذمہ خاوند ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ میں اگر اپنی زندگی میں کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں یا کوئی کمی بیشی ہو یا بعد وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو جس کا حصہ وصیت میں نے اپنی زندگی میں ادا نہ کیا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اب میری کوئی آمد نہیں ہے

الامۃ:۔ سلمیٰ طاہرہ زوجہ رشید احمد سرور محلہ دارالیمن ربوہ

گواہ شد:۔ ماسٹر حمید احمد سنیاسی والد موصیہ ٹیچر ٹی آئی ہائی سکول ربوہ۔

گواہ شد:۔ چوہدری رشید احمد سرور مبلغ مشرقی افریقہ خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۸۱۶۰: میں نعیمہ سلطانہ بنت ماسٹر حمید احمد سنیاسی قوم باجوہ پیشہ طالب علم تاریخ پیدائش ۵/۶/۴۷ پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی ربوہ کوارٹر نمبر ۲۶ صدر انجمن احمدیہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میں نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طالبہ ہوں مجھے اپنے والد صاحب کی طرف سے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اپنی آمد کی جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میں اگر اپنی زندگی میں کوئی جائداد پیدا کروں یا میری آمد میں کوئی کمی بیشی ہو یا بعد وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو جس کا حصہ وصیت میں نے زندگی میں ادا نہ کیا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔

الامۃ:۔ نعیمہ سلطانہ (حمید احمد) کوارٹر نمبر ۲۶ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد:۔ ماسٹر حمید احمد سنیاسی والد موصیہ

گواہ شد:۔ چوہدری رشید احمد سرور مشرقی افریقہ

خدام و انصار سبھی ماہنامہ انصار اللہ کی افادیت کے معترف ہیں۔ اس کی خریداری بڑھانے میں تعاون فرمائیے۔ سالانہ چندہ ۶/- روپے
(قائد عمومی انصار اللہ)

ربوہ میں عید الاضحیٰ کی مبارک تقریب

بقیہ صفحہ اول

حضور نے فرمایا اب پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے ذریعہ للّٰہی وقف اور قربانی و جاں نثاری کا وہی نمونہ قائم کیا ہے تاکہ اسلام کو از سر نو دنیا میں غلبہ حاصل ہو۔ پس عید الاضحیہ ہمارے لئے ہر سال یہ پیغام لے کر آتی ہے کہ ہمارے ذریعہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے غلبہ اسلام کے لئے چنا ہے وقف کی روح پھر زندہ ہونی چاہیئے۔ آج دنیا صداقت کی پیاسی ہے اور دنیا کی تشنگی دور کرنے کی ذمہ داری خدا نے ہمارے سپرد کی ہے۔ یہ ذمہ داری ادا نہیں ہو سکتی جب تک ہم وہی نمونہ نہ دکھائیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان نے دکھایا تھا سو کہاں ہیں ہاجرہؑ کی بیٹیں جو اپنے بچوں کو دنیا میں توحید باری کے قیام کی خاطر وقف کریں۔ اور کہاں ہیں وہ بچے جو دنیا کے عیش و عشرت سے منہ موڑ کر بیابانوں کو آباد کرنے کی خاطر اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور پھر اسلمت لرب العلمین کا وہی نمونہ دکھائیں جو حضرت ابراہیمؑ اور ان کے خاندان نے دکھایا تھا۔ وہ نمونہ تو قائم ہی اس لئے کیا گیا تھا کہ امت مسلمہ کے افراد اس کی پیروی کر کے دنیا میں توحید کے قیام کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کرتے چلے جائیں۔ جب تک ہم میں وقف کی روح زندہ نہ رہے ہم وہ نمونہ نہیں دکھا سکتے اور غلبہ اسلام کی ذمہ داری کو ادا کرنے کے قابل نہیں بن سکتے۔ ہمیں حقیقی خوشی تو اسی وقت ہی حاصل ہو سکتی ہے جب ہم اس عید کی حقیقت کو پا لیں اور پھر اس کے مطابق عمل کریں۔ ضروری ہے کہ ہمارے بزرگ حضرت ابراہیمؑ کے نمونہ پر عمل پیرا ہوں۔ ہماری عورتیں حضرت ہاجرہؓ کی تقلید کریں اور ہمارے نوجوان حضرت اسمٰعیلؑ کے نقش قدم پر چلیں۔ جب تک ہمارے

بڈھے، ہماری عورتوں اور ہمارے نوجوانوں میں یہ روح پیدا نہیں ہوتی اُس وقت تک ہم اسلام کو دنیا میں غالب نہیں کر سکتے۔ (حضور کے خطبہ کا مکمل متن انشاء اللہ کسی آئندہ اشاعت میں ہدیہ قارئین کیا جائے گا)

اس روح پرور اور وجد آفریں خطبہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایک پرسوز دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے۔ دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے جملہ احباب کو عید کی مبارکباد دی اور فرمایا چونکہ احباب نے اب قربانیاں دینی ہوں گی اس لئے میں احباب سے ملاقات کے لئے مسجد میں نہیں ٹھہروں گا۔ احباب واپس جا کر قربانی کے جانور ذبح کریں۔ واپس تشریف لے جانے سے قبل حضور نے مکرم چوہدری عبد الجلیل صاحب انجنیئر ایکسائز نوشہرہ کے والد محترم چوہدری عبد العزیز صاحب کی نماز جنازہ پڑھائی۔

مسجد مبارک سے احباب پہلے بہشتی مقبرہ گئے جہاں انہوں نے حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدہا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر بزرگوں کے مزاروں پر دعا کی اور

لندن میں اندرا گاندھی کے خلاف کشمیری باشندوں کا مظاہرہ

لندن ۴ اپریل۔ بھارتی وزیر اعظم مسز اندرا گاندھی امریکہ سے وطن واپس جاتے ہوئے پرسوں لندن سے گزریں۔ مسز اندرا نے وزیر اعظم ولسن سے ملاقات کی اور ہوائی اڈے پر ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ ہوائی اڈے پر دو درجن سے زائد کشمیری باشندوں نے مسز اندرا گاندھی کے خلاف مظاہرہ کیا انہوں نے بڑے بڑے پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر کشمیر کی آزادی کے حق میں نعرے درج تھے

مسز اندرا گاندھی جب وزیر اعظم ولسن سے ملاقات کے بعد ہوائی اڈے پر پہنچیں تو مظاہرین اپنے بینرز اٹھا کر ان کی کار کے نزدیک کھڑے ہو گئے۔ پولیس نے ان میں سے بعض کے بینرز چھین لئے۔

اعلان

ایک دوست کو "تذکرہ" (مجموعہ الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کے پرانے ایڈیشن کی ضرورت ہے اگر کوئی صاحب "تذکرہ" ایک نسخہ فراہم کر سکتے ہوں تو خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

عبد الرحمٰن انور

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ربوہ)

سیالکوٹ سیکٹر میں بھارتی فوجوں کی موجودگی تشویشناک ہے

اقوام متحدہ کو نازک صورت حال سے آگاہ کر دیا گیا

نیویارک ۴ اپریل۔ پاکستان نے سیالکوٹ کے تین علاقوں میں بھارتی فوج کی موجودگی پر گہری تشویش ظاہر کی ہے۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے نام ایک مراسلے میں پاکستان کے مستقل مندوب سید امجد علی نے کہا ہے کہ بھارتی افواج کی سیالکوٹ کے علاقے میں موجودگی سلامتی کونسل کی ۲۰ ستمبر کی قرارداد اور اعلان تاشقند کی صریح خلاف ورزی ہے۔ پاکستان کا شکایتی مراسلہ سیکرٹری جنرل او تھان نے کل سلامتی کونسل کے ارکان میں تقسیم کیا۔ یہ مراسلہ گزشتہ ماہ کے آخر میں بھیجا گیا تھا۔

بھارت نے سیالکوٹ سیکٹر کے تین مقامات سے اپنی فوجیں نہیں ہٹائیں اور اس نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ یہ علاقے بھارت کے ہیں۔ حالانکہ پاکستان اور بھارت کی جنگ سے قبل یہ علاقے پاکستان کے قبضہ میں تھے۔ ان تینوں مقامات کا مجموعی رقبہ ۴ ایکڑ کے قریب ہے۔ پاکستان اس طرف بھارت کی توجہ بھی دلا چکا ہے اور صدر ایوب کی گزشتہ روز کی نشری تقریر کے مطابق دوست ممالک کو بھی اعلان تاشقند کی اس کھلی خلاف ورزی سے مطلع کر دیا گیا ہے

سید امجد علی نے اپنے مراسلہ میں لکھا ہے کہ بھارت نے سیالکوٹ سیکٹر کے تین علاقوں میں ابھی تک اپنی فوجیں رکھی ہوئی ہیں۔ اور بھارت کا یہ اقدام سلامتی کونسل کی ۲۰ ستمبر کی اس قرارداد کی صریح خلاف ورزی ہے جس کی بنیاد پر دونوں ملکوں نے فائر بندی قبول کر لی تھی اس قرارداد میں کہا گیا تھا کہ فائر بندی کے بعد دونوں ملک اپنی فوجوں کو ان مقامات تک واپس ہٹا لیں گے جہاں وہ ۵ اگست ۱۹۶۵ء سے قبل تھیں۔

سید امجد علی نے اپنے مراسلہ میں کہا ہے کہ ۱۰ جنوری ۱۹۶۶ء کو تاشقند میں دونوں ملکوں کے سربراہوں نے ایک اعلان پر دستخط کئے تھے۔ جس میں کہا گیا تھا کہ فوجوں کی واپسی ۲۵ فروری کو مکمل ہو جائے گی۔ لیکن ۲۵ فروری کے بعد بھی

ربوہ سے گزرنے والی ریل گاڑیوں کے اوقات

یکم اپریل ۱۹۶۶ء سے ربوہ سے گزرنے والی ریل گاڑیوں کے اوقات درج ذیل ہیں احباب نوٹ فرما لیں۔

لاہور کی طرف جانے والی گاڑیاں:-

۵۴ ڈاؤن	۱/۵۰ آمد	۱/۵۲ روانگی	ماڑی انڈس تا لاہور
۳۰ ڈاؤن ایکسپریس	۵/۳۲	۵/۳۳ صبح	سرگودہا تا لاہور
۱۲ ڈاؤن چناب ایکسپریس	۹/۶	۹/۸ صبح	پشاور چھاؤنی تا کراچی
۶۴ ڈاؤن	۱۲/۴۹	۱۲/۵۲ دوپہر	کندیاں تا لائل پور
ریل کار ۱۶ ڈاؤن	۱۵/۵	۱۵/۶ بعد دوپہر	سرگودہا تا لاہور
۵۲ ڈاؤن	۱۷/۳۲	۱۷/۳۴ شام	لالہ موسیٰ تا لائل پور

سرگودہا کی طرف جانے والی گاڑیاں

ریل کار ۱۵ اپ	۴/۵۵ آمد	۴/۵۶ صبح روانگی	لاہور تا سرگودہا
۵۱ اپ	۸/۲۴	۸/۲۶ صبح	لائل پور تا لالہ موسیٰ
۶۳ اپ	۱۱/۲۲	۱۱/۲۴ دوپہر	لائل پور تا کندیاں
چناب ایکسپریس ۱۱ اپ	۱۸/۷	۱۸/۹ شام	کراچی تا پشاور
۲۹ اپ ایکسپریس	۱۹/۲۱	۱۹/۲۲ شام	لاہور تا سرگودہا
۵۳ اپ	۰/۲۳	۰/۲۴ رات	لاہور تا ماڑی انڈس

(محمد داؤد اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر ربوہ)

بھارت نے سیالکوٹ سیکٹر کے تین علاقوں سے اپنی فوجیں واپس نہیں ہٹائیں ۱۰ مارچ کو پاکستان نے بھارت کی توجہ اس خلاف ورزی کی طرف مبذول کرائی تو بھارت نے یہ موقف اختیار کیا کہ یہ بھارت کے علاقے ہیں جو سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۲